شرم و حیا

کسے کہتے ہیں؟

02-January-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

2 جنوری 2020 کو اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار اجتماعات (پاکستان) میں ہونے والا بیان

شرم وحیا کسے کہتے ہیں؟

اس بیان میں آپ جانیں گے

☆... شرم وحیا کسے کہتے ہیں؟

☆... اسلام میں شرم وحیا کی اہمیت

☆... بزرگوں کی شرم وحیا کے واقعات

☆... شرم وحیا کا ماحول کیسے بنے؟

☆... مسجد درس کا تعارف اور مدنی بہار

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اس لیے جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا اور یہ سب چیزیں بھی ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ یاد رکھئے! اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

سُوزَنِ گمشُدہ ملتی ہے تَبَسُّم سے ترے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سَحَری کے وَقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک ہاتھ سے سُوئی گِر گئی اور چَراغ (Lamp) بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں رَحمتِ عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔ چہرۂ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتّٰی کہ سُوئی مل گئی۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عرض کی:

www.dawateislami.net

یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ کا چہرہ کتنا روشن ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ**۔ یعنی اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا: وہ بَخیل ہے۔ پوچھا: بَخیل کون ؟ ارشاد فرمایا: **اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاِسْمِیْ**، جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ۔۔۔الخ، ص ۳۰۲)

علمائے کرام فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجب ہے اور ہر بار (جب نام آئے تو درود پڑھنا) مستحب۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۹۷)

سُوزَنِ گُمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے   شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۶)

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے پیارے آقا، نوروالے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسکرانے سے ایسا نُور نکلتا جس کی روشنی میں کھوئی ہوئی سُوئی مل جاتی، گویا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نکلنے والا نور رات کی تاریکی کو دن کے اُجالے میں تبدیل کر دیتا تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ**

مِّنْ عَمَلِہٖ"مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے "**شرم وحیا کسے کہتے ہیں؟**"۔ شرم و حیا ایک ایسی صفت ہے جس کے بغیر ایمان والے کی زندگی ادھوری ہے۔ یہ ایمان کے تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا ہے۔**شرم و حیا** اچھی صفات میں سے ایک اچھی صفت ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی اہمیت کس طرح بیان ہوئی ہے، نیز ہمارے اسلاف کی شرم و حیا کیسی تھی، اس کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی مفید باتیں اس بارے میں آج ہم سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

سب سے پہلے یہ دو اہم باتیں ذہن نشین فرمالیں:

1۔۔۔معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ایک یہ کہ ”شرم“ اور ”حیا“ کے ایک ہی معنیٰ ہیں۔

دوسری بات یہ کہ شرم وحیا کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ آیئے یہ بھی سُن لیجئے: شرم و حیا اس وصف کو کہتے ہیں جو بندے کو ہر اس چیز سے روک دے جو اللہ پاک اور اس کی مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہو۔(1)

یعنی وہ صفت جو انسان کو اس کام یا چیز سے بچائے جسے اللہ پاک اور اس کی مخلوق ناپسند کرتی ہو۔ اسے شرم وحیا کہتے ہیں۔

آیئے! اب ہم ایک حکایت سنتے ہیں جس سے معلوم ہو گا کہ ہمارے اسلاف (بزرگانِ دِین) اپنے ربّ سے کیسی شرم وحیا رکھنے والے تھے۔ اے کاش! ان کے صدقے ہمیں بھی اس نیک خصلت کی برکتیں حاصل ہو جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے دو(2) جنّتیں مل گئیں

امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ کے زمانۂ مبارک میں ایک نوجوان بہت مُتّقی و پرہیز گار و عبادت گزار تھا، حتّٰی کہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشا مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوبرُو عورت اسے اپنی طرف بُلاتی اور چھیڑتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے گزر جایا کرتا تھا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے ورغلانے اور اس

---

1 . . . باحیا نوجوان، ص ۷ ملخصا

عورت کی دعوت پر بُرائی کے اِرادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ پاک کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آگیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ (۲۰۱) (پ ۹، الاعراف: ۲۰۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

اس آیتِ پاک کے یاد آتے ہی اس کے دل پر اللہ پاک کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے تمام واقعہ دریافت کیا، نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر کے جب اس آیتِ پاک کا ذکر کیا، تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ پاک کا شدید خوف غالب ہوا، اُس نے ایک زور دار چیخ ماری اور اس کا دم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل و کفن و دفن کا انتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ اُس کے باپ کے پاس تَعْزِیَت کے لئے تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا کہ آپ نے ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی؟ (تاکہ ہم بھی جنازے میں شریک ہو جاتے)۔ اس نے عرض کی: امیر المومنین! اس کا انتقال رات میں ہوا تھا (اور آپ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے بتانا مناسب معلوم نہ ہوا)۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ وہاں پہنچ کر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِۚ(۴۶)

(پ۲۷، الرحمن: ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

تو قبر میں سے اس نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا: **یا امیرَ المومنین! بیشک میرے ربّ نے مجھے دو جنّتیں عطا فرمائی ہیں۔**"[1]

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی!
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
مِرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دَم
تِرے خَوف سے یاخُدا یاالٰہی!
تِرے خوف سے تِرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!
عبادت میں گزرے مِری زندگانی
کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی!
مسلماں ہے عطارؔ تری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی!

---

1 ۔۔۔ ابن عساکر، ذکر من اسمه عمرو، عمرو بن جامع بن عمرو بن محمد۔۔۔ الخ، ۴۵/ ۴۵۰، ذمّ الھوی، الباب الثانی والثلاثون فی فضل من ذکر ربّه فترک ذنبه، ص ۱۹۰-۱۹۱

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حکایت سے کئی باتیں سیکھنے کو ملیں۔

عبادت و ریاضت میں دل لگائیے!

پہلی بات یہ کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کا یہ معمول ہوتا کہ وہ عبادت کے ضروری احکام جاننے کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت کی کثرت کرتے اورزِیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزارتے۔ ہمیں بھی اس عادت کو اپنانا چاہیے۔افسوس! آج ہم بہت سارے فضول کاموں میں وقت برباد کر دیتے ہیں بلکہ بعض نادان تو گناہوں بھرے کاموں میں پڑ کر وقت اور آخرت برباد کرتے ہیں، مگر مسجد میں حاضری کے لیے ٹائم نہیں ملتا۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو موبائل پر سوشل میڈیا استعمال کرتے ہوئے گھنٹوں گزار دیتی ہے، مگر مسجد میں آنے کا ٹائم نہیں ملتا اور سب سے تکلیف کی بات یہ ہے کہ جو عبادتوں کے نام پر مختلف کاموں میں مصروف ہوتے ہیں، مگر بسا اوقات ان عبادتوں کے لازمی حقوق کی معلومات نہیں ہوتیں اور نہ ہی یہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً قرآنِ کریم پڑھیں گے مگر تجوید (صحیح انداز) سے نہیں پڑھیں گے، نماز پڑھیں گے مگر **نماز کے مسائل** نہ سیکھیں گے۔

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ پاک میں بھی مسجدوں کو آباد کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِكَ اَنۡ یَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِیۡنَ ﴿۱۸﴾ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

آیئے! مسجد سے محبت کرنے اور مسجد میں آنے جانے کے فضائل کے بارے میں دو فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ ذکر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (1)
2. ارشاد فرمایا: جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ پاک اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (2)

اَمیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کتنی پیاری دعا کرتے ہیں:

طالبِ مغفرت ہوں یااللہ — بخش حیدر کا واسطہ یاربّ!
کاش! عادت فضول باتوں کی — دُور ہو از پئے رضا یاربّ!
واسطہ میرے پیر و مرشد کا — مجھ کو تُو متقی بنا یاربّ!

1…ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، حديث: ۸۰۰
2…مجمع الزوائد، كتاب الصلوة، باب لزوم المساجد، ۲/۱۳۵، حديث: ۲۰۳۱

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۸۰،۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عبادت گزار نوجوان کی جو ایمان افروز حکایت ہم نے سُنی ، اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ مرنے والے کی قبر پر جانا بالکل جائز ہے، جبھی اَمِیْرُالْمُؤمِنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس نوجوان کی قبر پر تشریف لے گئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرنے والوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں اللہ پاک یہ طاقت عطا فرما دیتا ہے کہ وہ اپنی قبروں میں سے بھی جس سے چاہتے ہیں کلام کرتے ہیں۔ جیسا کہ جب حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس نوجوان سے تصدیق چاہی کہ وعدۂ الٰہی ہے کہ جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں، آیا تمہیں وہ جنّتیں مل گئیں؟ تو اس نوجوان نے قبر کے اندر سے جواب دیا کہ اللہ پاک نے مجھے دو جنّتیں دو بار عطا فرما دی ہیں۔

ایک اور اہم بات یہ بھی پتہ چلتی ہے کہ اگر بندے میں **شرم وحیا** کا جذبہ بیدار رہے تو وہ ہر طرح کے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ اور اگر اس میں شرم وحیا نہ ہو تو بندوں کے نزدیک ناپسندیدہ کام ہوں یا خود خالقِ کائنات کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں، بے شرم انسان کو انہیں کرنے میں کوئی عار (Shame) محسوس نہیں ہوتی۔ ہم نے یہ بھی سُنا کہ وہ نوجوان پہلے پہل تو شیطان کے بہکاوے میں آگیا لیکن جیسے ہی اسے قرآنِ پاک کی آیت یاد آئی اور اس کے ذہن میں آیا کہ یہ ایسا کام ہے جس سے میرا

خالق ومالک جَلَّ جَلَالُہٗ ناراض ہو گا تو خوفِ خدا، شرم اور ندامت کے مارے وہ بے ہوش ہو گیا۔ اور شرم وحیا اسی چیز کا نام ہے کہ ہر وہ کام جو ربِّ کریم یا بندوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اُسے چھوڑ دیا جائے۔

شرم وحیا کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ شرم و حیا ایک ایسا مضبوط قلعہ ہے، جو ذِلّت و رسوائی سے بچاتا ہے اور جب کوئی شرم وحیا کے اس دائرے سے تجاوز کر لے تو وہ بے شرمی اور بے حیائی کی گہرائیوں میں ڈُوبتا چلا جاتا ہے۔

یوں تو انسان میں کئی اور عادتیں اور اوصاف بھی ہوتے ہیں لیکن شرم وحیا ایک ایسا وصف ہے کہ اگر لب و لہجے، عادات و اطوار اور حرکات و سکنات سے یہ پاکیزہ وصف نکل جائے تو دیگر کئی اچھے اوصاف اور عمدہ عادات (Good Habits) پر پانی پھر جاتا ہے۔ دیگر کئی نیک اوصاف شرم وحیا کے ختم ہو جانے کی وجہ سے اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں اور ایسا شخص لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

یاد رکھئے! جانوروں میں بھی کئی اوصاف پائے جاتے ہیں جبکہ شرم وحیا ایک ایسا وصف ہے جو صرف انسانوں میں پایا جاتا ہے۔ شرم و حیا کے ذریعے انسانوں اور جانوروں میں فرق ہوتا ہے۔ اب اگر کسی سے شرم وحیا جاتی رہے تو اس میں اور جانور میں کچھ خاص فرق نہیں رہ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے دِینِ اسلام نے شرم وحیا اپنانے کی بہت ترغیب دلائی ہے۔

شرم حیا کی اہمیت پر احادیثِ طیبہ:

آیئے! شرم و حیا کی اہمیت سے مُتَعَلِّق چند احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

ارشاد فرمایا: بے شک حیا اور ایمان آپس میں ملے ہوئے ہیں، تو جب ایک اُٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھالیا جاتا ہے۔[1]

ارشاد فرمایا: بے شک ہر دین کا ایک خُلْق ہے اور اسلام کا خُلْق حیا ہے۔[2]

ارشاد فرمایا: بے حیائی جس چیز میں ہو اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو اسے زینت بخشتی ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اسلام میں شرم و حیا کی کتنی اہمیت ہے، ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ ایمان و حیا آپس میں ملے ہوئے ہیں، جب ایک بھی ختم ہوتا ہے تو دوسرا خود بخود (Automatic) ختم ہو جاتا ہے۔ آج اسلام کے دشمنوں کی یہی سازش ہے کہ مسلمانوں سے کسی طرح چادرِ حیا کھینچ لی جائے، جب حیا ہی نہ رہے گی تو ایمان خود ہی رخصت ہو جائے گا۔

آج ہمارے مُعاشرے میں کیسی کیسی **بے حیائیاں** ہو رہی ہیں، آیئے کچھ سنتے ہیں: ✪ فُحش یعنی **بے حیائی والی گفتگو** کرنا۔ ✪ **گالیاں** دینا۔ ✪ چُست یعنی بدن

1…مستدرک، کتاب الایمان، باب اذازنی العبد خرج منه الایمان، ۱/۱۷۶، حدیث: ۶۶

2…ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحیاء، ۴/۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

3…ابن ماجه، کتاب الزهد باب الحیاء، ۴/۴۶۱، حدیث: ۴۱۸۵

سے **چپکا ہوا لباس** پہننا اس طرح کہ اس سے بدن کے اعضا جھلکیں۔ ✪ بڑوں کی **تعظیم نہ** کرنا۔ ✪ **گانے باجے** سننا۔ ✪ **فلمیں ڈرامے** دیکھنا۔ ✪ **گناہوں** کا ارتکاب کرنا۔ ✪ **حیاسوز ناول** پڑھنا۔ ✪ **نامحرم** مردوں اور عورتوں کا شادیوں/فنکشن (Function) کے نام پر ایک دوسرے میں آنا جانا، **بِلا تکلف باتیں** کرنا۔ ✪ **شرعی پردے** کالحاظ نہ کرنا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مثالیں ہیں۔ یاد رکھئے:

حدیثِ پاک میں ہے: حیا ایمان کا حصہ ہے۔[1] یعنی جس میں جتنا ایمان زیادہ ہو گا اتنا ہی وہ شرم وحیا والا ہو گا جبکہ جس کا ایمان جتنا کمزور ہو گا، شرم وحیا بھی اس میں اتنی ہی کمزور ہو گی۔

شرم وحیا اور زمانۂ جاہلیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم تاریخ (History) کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ زمانۂ جاہلیت یعنی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری سے پہلے کے زمانے (زمانۂ جاہلیّت) میں عربوں میں بے حیائی اور بے شرمی عام تھی۔ مردوعورت کا میل جول، عورتوں کے ناچ گانے سے لُطف اُٹھانا، یہ سب اس وقت بھی عام تھا۔ عرب کے بڑے بڑے شعراء عورتوں کی نازیبا حرکتوں اور اداؤں کا ذکر اپنی شاعری میں فخریہ کرتے تھے۔ اسی طرح بعض لوگ باپ کے مرنے پر مَعَاذَ اللہ باپ کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیتے۔ ان کے علاوہ بھی طرح طرح کی بے شرمی وبے حیائی کی رسمیں ان میں عام تھیں۔ اَلْغَرَض! جاہلیت

---

1 ۔۔۔ مسند ابی یعلی، مسند عبداللہ بن سلام، ۶/۲۹۱، حدیث: ۷۴۶۳

کے معاشرے کا شرم وحیا سے دُور دُور کا بھی تعلق نہیں تھا۔

شرم وحیا سے معمور ماحول

لیکن جب پیکرِ شرم وحیا، جنابِ احمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا کو اپنی نورانی تعلیمات سے منور کرنے تشریف لائے تو آپ نے اپنی نگاہِ حیا دار سے ایسا ماحول بنایا کہ ہر طرف شرم وحیا کی روشنی پھیلنے لگی، اب وہی معاشرہ (Society) جسے حیا چُھو کے بھی نہیں گزری تھی، وہاں شرم وحیا کا سازگار ماحول پیدا ہونے لگا، وہی معاشرہ جہاں شرم وحیا کرنا عار سمجھا جاتا تھا اب اسی ماحول میں جنابِ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جیسے لوگ پیدا ہونے لگے کہ جن کے بارے میں خود حبیبِ خدا، سرورِ ہر دُوسرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **تَسْتَحِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ** عثمان سے تو آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ [1]

یاالٰہی دے ہمیں بھی دولتِ شرم و حیا
حضرتِ عثماں غنیؓ باحیا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی!

اسی حیا پَروَر ماحول کا نتیجہ تھا کہ حضرت اُمِّ خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا بیٹا جنگ میں شہید ہوگیا۔ یہ اپنے بیٹے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے نکلیں، لیکن اس وقت

1 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل عثمان بن عفان، ص ۱۰۰۴، حدیث: ۲۴۰۱

بھی چہرے پر نقاب ڈالنا نہیں بُھولیں، چہرے پر نقاب ڈال کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئیں تو اس پر کسی نے حیرت سے کہا: آپ اس وقت بھی باپردہ ہیں؟ تو اس پر بی بی اُمِّ خَلّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کہنے لگیں: **میں نے اپنا بیٹا ضرور کھویا ہے، مگر اپنی حیا نہیں کھوئی، وہ اب بھی باقی ہے۔**[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیکرِ شرم وحیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ماننے والوں میں شرم وحیا پر مبنی زبردست ماحول بنایا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ شرم وحیا کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے، وہ لوگ جو شرمیلے ہوں، فطرتی طور پر حیا ان میں زیادہ ہو اور وہ اس کا اظہار کریں تو انہیں طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ میاں! کیا لڑکیوں کی طرح شرما رہا ہے، تو کوئی ایسے کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے: ☆ **یہ تو لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلا ہے۔** کسی کے منہ سے اس طرح کے الفاظ نکلتے ہیں کہ **اس کی تو لڑکیوں والی عادتیں ہے۔** جبکہ کوئی اس کے بارے میں یوں کہتا دکھائی دیتا ہے کہ **ارے بھائی! مرد بن مرد! عورت مت بن۔** جبکہ کسی کی زبان پر ایسے کلمات ہوتے ہیں کہ یہ تو لڑکی ہے لڑکی۔

ایسوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ شرم وحیا ایک ایسی صفت ہے کہ جتنی زیادہ ہوتی ہے

1 ...ابوداود، کتاب الجهاد، باب فضل قتال... الخ، ۳/۹، حدیث: ۲۴۸۸ ملتقطا

اتنا ہی خیر یعنی بھلائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی لیے رسولِ رحمٰن، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حیا صرف خیر ہی لاتی ہے۔ (1)

جبکہ خود ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم وحیا کا کیا عالَم تھا، آیئے سنتے ہیں: چنانچہ حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنواری، پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ (2) تو چونکہ آقا کریم، رسولِ رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود شرم وحیا کے پیکر تھے، اس لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مقدس تعلیمات سے پورے معاشرے کو حیادار اور باوقار بنا دیا اور وہاں رہنے والا ہر ایک شرم وحیا کا پیکر بننے لگا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر دُرُود
اُونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۱)

ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے گھر میں شرم وحیا کا ماحول بنانا چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں خود اپنے اندر شرم وحیا پیدا کرنا ہوگی۔ ☆ اگر ہماری خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے بے پردگی سے بچیں تو پہلے ہمیں خود حیا کا پیکر بننا ہوگا۔ ☆ اگر ہم

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، ص۴۵، حدیث:۳۷

2 ...معجم کبیر، ۱۸/ ۲۰۶، حدیث:۵۰۸

یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے فلموں اور ڈراموں کے حیا سوز مناظر سے بچیں تو پہلے ہمیں خود فلموں ڈراموں کا بائیکاٹ کرنا ہو گا۔ ☆**اگر** ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے غیر محرم کے پردے کو یقینی بنائیں تو پہلے ہمیں خود اس کی پاسداری کرنی ہو گی۔ ☆**اگر** ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایسا لباس نہ پہنا جائے جو شرم وحیا کے خلاف ہے تو پہلے ہمیں بھی ایسے لباس کو چھوڑنا ہو گا۔ ☆**اگر** ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کوئی ایسی بات نہ ہو جو شرم وحیا کے خلاف ہو تو پہلے ہمیں خود بھی فحش اور بے حیائی والی گفتگو سے بچنا ہو گا۔ ☆**اگر** ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے نظریں جھکانے والے بنیں تو پہلے ہمیں نظریں جھکانے کی عادت بنانی پڑے گی۔ ☆**اگر** ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے گانے سننے سے بچیں تو پہلے ہمیں گانوں باجوں سے اپنی نفرت ظاہر کرنی ہو گی۔ ☆**اگر** ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے پارکوں، شاپنگ سینٹروں اور بازاروں میں بے پردہ نہ گُھومیں تو ہمیں خود بھی شرم وحیا کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے بِلاوجہ ایسے مقامات پر جانے سے بچنا ہو گا۔ ☆**اگر** ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے بازاری گفتگو سے بچتے ہوئے مہذب انداز میں بات کریں تو پہلے ہمیں خود اس کا عملی پیکر بننا پڑے گا۔ ☆**اگر** ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے مخلوق سے بھی شرم وحیا کریں اور خالقِ کائنات سے بھی شرم وحیا کریں تو پہلے ہمیں خود یہ وصف اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہو گی۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنے گھرانے کو مکمل باحیا بنانے کی کوشش کریں، اور اس کے لیے ہمیں حیاساز ماحول پیدا کرنا ہو گا۔ امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علامہ مولانا محمد

الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: حیا کی نَشو و نُما میں ماحول اور تربیّت کا بَہُت عمل دَخْل ہے۔ حیادار ماحول مُیَسَّر آنے کی صورت میں حیاء کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیاء لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلْب کرکے بے شرم (بے۔شَرْ۔م) کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ حیاء ہی تو تھی جو بُرائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی۔ جب حیاء ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بَہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی و بدنامی کی پروا نہیں ہوتی، ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ شرم وحیا کو بڑھانے کے لیے شرم و حیا سے ہم آہنگ ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے گھر میں ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ جس کی برکت سے گھر کے سارے افراد اس کی برکتیں حاصل کر سکیں۔ حکمتِ عملی کے ساتھ گھر میں **درسِ فیضانِ سنت** کا اہتمام کریں اور وقتاً فوقتاً گھر والوں کو شرم وحیا پر ابھارنے والے واقعات سنائیں۔ **مدنی انعامات** کے رسالے کے آخر میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کی طرف سے دِیے گئے **"گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول"** بہترین رہنما ہیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

آج کے اس پُر فتن ماحول میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی گناہوں سے بچاتی، شرم وحیا پر اُبھارتی اور عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پلاتی ہے۔ہم بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں شرکت کرنے والے بن جائیں۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا،اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔☆**"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔☆**"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔☆**"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔☆**"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے۔ چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔[1] بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تُو وارے ہی نِیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر

1...شرح الصدور، ص ۱۵۸

www.dawateislami.net

سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔

ایک اسلامی بھائی کو نماز پڑھنا بھی نہیں آتی تھی اور نہ ہی وضو، غسل کا صحیح طریقہ معلوم تھا۔ ایک دن ان کے محلے کی مسجد میں فیضانِ سنت سے درس ہو رہا تھا۔ انہوں نے جب درس سنا تو پُر تاثیر الفاظ دل میں گھر کر گئے۔ **مسجد درس** کی برکت سے مسجد میں نماز کے لیے آنے لگے اور درس میں بھی شرکت کرنے لگے۔ پھر ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی اور ایسے متاثر ہوئے کہ اس کے بعد نہ صرف خود پابندی سے اجتماع میں شرکت کرنے لگے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی اجتماع میں لے جانے لگے۔ ان کے بھائی، سارے گھر والے اور دوست بھی گناہوں سے تائب ہو کر مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت"
مسجِد مسجِد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ ہمارا معاشرہ بُری طرح بے حیائی کی لپیٹ میں آچکا ہے، فَحاشی و عُریانی کی تُند و تیز ہوائیں شَرم وحَیا کی چادَر کو تار تار کر رہی ہیں، دورِ جدید کی چکا چَوند نے غیرت کا جَنازہ نِکال دیا ہے، اس نام نہاد ترقّی نے بے حیائی کو فیشن کا نام دے کر میڈیا کے ذریعے گھر گھر میں پہنچا دیا ہے، مغرب سے آنے والی اندھی تہذیب شرم وحیا کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلم معاشرے میں بھی بے حیائی کا چلن عام ہو رہا ہے۔ آج

تفریح گاہوں میں بے حیائیوں کے مناظر عام ہیں اور مزید بڑھ رہے ہیں۔ آج خواتین کی ایک تعداد ہے جو شرم وحیا کی چادر کو گھر رکھ کر بازاروں میں سرِ عام بے حیائی کو فروغ دیتی نظر آتی ہے۔ اور وہ لوگ جن کی آنکھوں سے شرم وحیا رُخصت ہوچکی، وہ ایسیوں کو مَعَاذَاللہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے نظر آتے ہیں۔ پہلے تو فلموں اور ڈراموں کے حیاسوز مناظر صرف ٹی وی اور سنیما گھروں کی سکرینوں پر ہوتے تھے، مگر آج موبائل کی سہولت نے ہر ایک کی ان تک رسائی عام اورآسان کر دی ہے۔ آج اجنبی اجنبیہ کے ساتھ اکیلا ہونے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا حالانکہ یہ سخت حرام ہے۔ آج اجنبی اور اجنبیہ باہم ملاقات کرتے، ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے اور بے شرمی سے مسکراتے نظر آتے ہیں، آج شرعی پردے کو پُرانے دور کے رواج میں شمار کیا جارہاہے۔ آج مسلمان عورت بن سنور کر بِنا پردے کے باہر نکلنے میں فخر محسوس کرتی ہے۔

منگنی کے بعد لڑکے لڑکی کا میل جول

اَلْغَرَض! حالات خراب سے خراب تر ہوتے جارہے ہیں، اس کا ایک بنیادی سبب علمِ دِین سے دُوری بھی ہے جو مزید بے راہ روی کو اُبھارتی ہے۔اسی علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی فراوانی کا نتیجہ ہے کہ منگنی (Engagement)ہو جانے کے بعد لڑکے اور لڑکی کیلئے ایک دوسرے کو دیکھنے،ایک دوسرے سے بات چیت کرنے، تحفے تحائف دینے اور میل جول رکھنے کے معاملے میں شَرْعی رُکاوٹیں ختم کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ منگنی کے بعد بھی جب تک نکاح نہیں ہو جاتا، لڑکا لڑکی ایک دوسرے کیلئے

www.dawateislami.net

بالکل اسی طرح اجنبی اور نامَحْرَم ہیں جیسے منگنی سے پہلے تھے، لہٰذا نکاح ہونے کے بعد ہی اُن دونوں کیلئے ایک دوسرے سے بے حجابی و گفتگو وغیرہ جائز ہو گی، جب تک نکاح نہیں ہو جاتا یہ دونوں میاں بیوی نہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کے والدین ان کیلئے سُسر و ساس ہیں۔ منگنی کے باوُجُود اُنہیں آپس میں بھی پردہ کرنا ہو گا اور ایک دوسرے کے والدین سے بھی شَرْعی پردے کا لحاظ رکھنا ہو گا۔ بد قسمتی سے ہمارے مُعاشَرے میں منگنی کی آڑ میں پردے سے متعلِّق شَرْعی احکامات کو پہلے سے بڑھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، ایک دوسرے کو نہ صرف آزادانہ دیکھتے ہیں بلکہ بات چیت، ہنسی مذاق اور ایک دوسرے کے ساتھ تنہا گھومنے پھرنے وغیرہ کے سلسلے زور و شور سے شروع ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ یاد رکھئے! منگنی ہو جانے کے باوجود بھی ابھی تک یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہی ہیں۔

یاد رکھئے! ❁ جو شخص اپنی **آنکھوں کو حرام** سے پُر کرتا ہے، اللہ پاک بروزِ قیامت اس کی آنکھ میں **جہنم کی آگ** بھر دے گا۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب، ص ۱۰)

❁ جو **نامحرموں** کو دنیا میں دیکھے گا کل قیامت کے دن اس کی آنکھ میں جہنم کی سلائی پھیری جائے گی۔ (بَحرُ الدُّمُوع، ص ۱۷۱)

❁ جو دنیا میں **فلمیں ڈرامے** دیکھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں، وہ گویا خود کو جہنم کی آگ پر پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

❁ جو **شریعت کے احکام** کی پروا نہیں کرتے کل قیامت کے دن بڑی **مصیبتوں** میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔

غیر مَحْرَم کے ساتھ تنہائی کی مُمانعت

رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز کسی ایسی غیر مَحْرَم عورت کے ساتھ خَلْوت (Privacy) اختیار نہ کرے جس کے ساتھ اُس کا مَحْرَم مرد نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اندر حیا پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم بزرگوں کی شرم و حیا کے واقعات سُنیں اور خود میں عمل کا جذبہ بیدار کریں۔ ہمارے بزرگوں کی شرم وحیا کیسی تھی؟ آیئے! اس کے کچھ واقعات سنتے ہیں۔

عثمانِ باحیا کی شرم وحیا

حضرت حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شرم و حیا کی شدت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کسی کمرے میں ہوتے اور اس کا دروازہ بھی بند ہوتا، تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اُتارتے اور حیا کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔ [2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ایک طرف حضرت عثمانِ غنی

---

1 … مسند امام احمد، مسند جابر بن عبداللہ، ۱۰۱/۵، حدیث: ۱۴۶۵۷

2 … مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱۶۰/۱، حدیث: ۵۴۳

رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں جو تنہائی میں بھی شرم وحیا کا لحاظ رکھتے جبکہ دوسری طرف ہماری ایک تعداد ہے جو تنہائی تو کیا سب کے سامنے بھی شرم و حیا کے دائرے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتی دکھائی دیتی ہے، کبھی مختصر(Short) اور باریک لباس پہن کر، کبھی شادیوں میں مرد وخواتین کی مکس ناچ گانے کی محفلیں سجا کر اور کبھی نگاہوں کو حرام سے بھر کر شرم وحیا کا سرِعام جنازہ نکالتے دکھائی دیتی ہے۔

آیئے دعا کرتے ہیں کہ یااللہ پاک! تجھے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی حیا کا واسطہ ہمیں بھی شرم وحیا کی نیک عادت عطا فرمادے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میری بک بک کی عادت مِٹا دے
اور آنکھیں حَیا سے جُھکا دے
صدقہ عثماں کا جو باحیا ہے
یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۹)

آیئے! شرم وحیا پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتے ہیں،

آنکھوں سے پیاری رضائے الٰہی

اپنے زمانے کے مشہور ولی حضرت یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جوان تھے، اکثر وقت مسجد میں ہی گزارتے تھے، ایک مرتبہ مسجد سے گھر آتے ہوئے اچانک

ایک عورت پر نظر پڑی اور دل اس طرف مائل ہوا لیکن پھر فوراً ہی شرمندہ ہو کر تائب ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دُعا کی: "اے میرے پاک پروردگار! آنکھیں اگرچہ بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن اب مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں یہ میری ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں اور میں ان کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤں، میرے مالک! تُو میری بینائی سلب کرلے چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ نابینا ہو گئے۔ [1]

آنکھ اُٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا
دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا

(ذوقِ نعت، ص ۳۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے ولی حضرت یونس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا یہ انداز، اتنی اعلیٰ سوچ یہ اِنہی کا حصہ تھا۔ بہر حال ہمیں اتنا تو چاہیے کہ ہم اپنی آنکھوں کو ہر اس کام سے بچائیں جو شرم وحیا کے خلاف ہو۔ بالخصوص اِسْتِقْبالِیَہ (Reception) پر بیٹھی بے پردہ عورت بدنِگاہی کی دعوت دے رہی ہو یا کہیں راستے میں آتے جاتے دِکھائی دے تو اپنی نِگاہوں کی حفاظت کیجئے کہ ایسی عورت کو بُری نیت سے دیکھنا مُسلمان کا نہیں شیطان کا کام ہے۔ چنانچہ

حضرت عبدُاللہ بن مَسْعُود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی وَقار ہے: عورت عورت ہے (یعنی

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والاربعون بعد المائۃ، ۱۶۵ ملخصا

چھپانے کی چیز ہے) جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔[1] جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں کچھ اس طرح منقول ہے: ”جو شخص شَہْوت (گندی لذّت) سے کسی اجنبیہ (نامحرم) کے حُسن و جمال کو دیکھے گا، قیامت کے دن اُسکی آنکھوں میں سِیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔“[2]

یاالٰہی رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اپنے اسلاف کی شرم و حیا کے واقعات سن رہے تھے، آیئے! ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی حیا

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ محتاط گفتگو فرماتے تھے، ایک بار آپ کی بغل میں پھوڑا نکل آیا۔ ہم اس کے متعلق آپ سے پوچھنے کے لئے آئے تاکہ دیکھیں کہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ چنانچہ ہم نے پوچھا کہ کہاں نکلا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاتھ کے اندرونی حصے میں۔[3]

---

1 ...ترمذی، کتاب الرضاع، باب: ۱۸، ۳۹۲/۲، حدیث: ۱۱۷۶

2 ...ھِدایہ، کتاب الکراھیة، فصل فی الوطء والنظر والمس، ۳۶۸/۴

3 ...احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفة السابعة الفحش۔۔۔الخ، ۱۵۱/۳

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شرم و حیا کیسی تھی کہ آپ **بغل** کا تذکرہ کرنے سے کترا رہے ہیں، لیکن آج ہماری ایک تعداد ہے جو باتوں باتوں میں بڑے **فحش** (بے حیائی والے) اور خراب جملے بڑی بے باکی سے کہتی چلی جاتی ہے اورانہیں اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

شرم وحیا کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کاارشادِ عالی شان ہے: **اَلْجَنَّۃُ حَرَامٌ عَلٰی کُلِّ فَاحِشٍ اَنْ یَّدْخُلَھَا** ہر **فُحش** (یعنی بے حیائی والا) کلام کرنے والے پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔ [1]

☆ جبکہ حضرت ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **منقول ہے کہ فحش گو اور بتکلُّف فحش کلام کرنے والے** (یعنی بے حیائی بھری گفتگو کرنے والے) **کو بروزِ قیامت کُتّے کی صورت میں یا کُتّے کے پیٹ میں لایا جائے گا۔** [2]

اللہ ہمیں کر دے عطا قفلِ مدینہ — ہر ایک مسلماں لے لگا قفلِ مدینہ
یاربّ نہ ضرورت کے سِوا کچھ کبھی بولوں — اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں — آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمّم، ص۹۳-۹۵)

---

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۲۰۴، حدیث: ۳۲۵

2...احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الباب الثانی، الآفۃ السابعۃ...الخ، ۱۵۱/۱

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فُحش گوئی(یعنی بے حیائی والی گفتگو) سمیت دیگر بُرائیوں سے بچنے اور شرم وحیا سمیت کئی نیک خصلتیں پیدا کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

جانشینِ عطار کی ایپ(Application)کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں دِین کا پیغام عام کرنے کے لیے مصروفِ عمل ہے۔ اس جدید دور میں تبلیغِ دِین(یعنی قرآن وسُنّت کی دعوت کو عام کرنے) کے لیے **جدید ذرائع** بھی اپنائے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے کے تحت جانشینِ امیر اہلسنت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام سے بھی ایک ایپ(Application)بنائی گئی ہے۔ جس کا نام ہے: **الحاج عبید رضا عطاری**۔(Al Haaj Ubaid Raza Attari)اس میں جانشینِ امیر اہلسنت کے **بیانات،شارٹ کلپ، مختلف تنظیمی مصروفیات ،مدنی چینل ریڈیو ، کلپ** وغیرہ کی ڈاؤن لوڈنگ (Downloading) اور سرچ(Search) کی سہولت شامل کی گئی ہے۔ آج ہی اپنے موبائل میں یہ ایپ انسٹال کیجئے اور اس سے بھرپور فائدہ حاصل کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُنّت کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے

ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

بیٹھنے کی چند کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب سنتے ہیں ☆سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اورایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں،اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (2) ☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو،وہاں نہ بیٹھیں۔ نبی اکرم، شہنشاہِ معظم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (3) ☆قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (4) ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضاخان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی

1...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵
2 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۳۷۸ ملخصا
3...سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸ حدیث ۴۸۲۱
4... رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹

نشست پر ان کی غَیْبَت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[1] ☆جب کبھی اِجتِماع یا مَجْلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتارلیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[2] ☆مجلس سے فارغ ہوکر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہوجائیں گے اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تواس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اوراے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتاہوں اور تیری طرف توبہ کرتاہوں۔[3] ☆جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سَیِّد صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔☆مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اوراستقبال (خوش آمدید کہنا) جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اوراس کا مطالعہ فرمایئے سنتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں

---

1 ... فتاوی رضویہ، ج ۲۴، ص ۴۲۴/۳۶۹

2 ... جامع الصغیر، حدیث ۵۵۴، ص ۴۰

3 ... سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث: ۴۸۵۷، ۳۴۷/۴

4 ... مرآۃ المناجیح، ۳۷۰/۶

میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنا بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ ہفتہ وار اجتماع کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ اگلے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کا موضوع ہو گا"**جنت کی قیمت**"اس بیان میں ہم سُنیں گے کہ جنّتی محلاّت کیسے ملیں گے؟ صُلح کے بارے میں آیت اور فرامینِ رسول، جنت کی جھلکیاں، اور نیکی کی دعوت دینے کے فائدے بھی سنیں گے۔ جنت میں کون کون جا سکتا ہے اس پر بھی کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس

www.dawateislami.net

دُرُود شریف کو پابندی سے کم ازکم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

2 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

3 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ٣٢٩/٢، حدیث: ٣٠

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو (3) مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵